بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۶ تبلیغ ۱۳۴۳ ہش ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ ۶ فروری ۱۹۶۴ء	نمبر ۳۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۵ رفروری بوقت ۹ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح ۹ بجے کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"رات حضور کو نیند آگئی۔ اِس وقت طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت

لاہور ۵ رفروری بوقت ۱/۲ ۹ بجے صبح بذریعہ فون

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"کل سارا دن خدا تعالےٰ کے فضل سے طبیعت اچھی رہی۔ مگر بعض دفعہ کروٹ بدلنے سے ٹانگ ہل جاتی ہے تو درد محسوس ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے کچھ بے چینی ہو جاتی ہے۔ تاہم دوائی دینے سے آرام آجاتا ہے آج رات آرام سے نیند آئی۔ عام طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ موصوفہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین ٭

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارا خدا ذرہ ذرہ پر قادر اور متقدر خدا ہے اس کے تصرف سے کوئی چیز باہر نہیں

اگر پتہ بھی درخت سے گرتا ہے تو وہ بھی خدا تعالےٰ کے ارادہ اور حکمت سے گرتا ہے

"ہوا۔ پانی۔ آگ وغیرہ بھی ایک طرح کے ملائکہ ہی ہیں۔ ہاں بڑے بڑے ملائکہ وہ ہیں جن کا اللہ تعالےٰ نے نام لیا۔ مگر اس کے سوا باقی اشیاء مفید بھی ملائکہ ہی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کے کلام سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ جہاں فرماتا ہے کہ وان من شیء الا یسبح بحمدہ الخ یعنی کل اشیاء خدا تعالےٰ کی تسبیح کرتی ہیں۔ تسبیح کے معنے یہی ہیں کہ جو خدا تعالےٰ ان کو حکم کرتا ہے اور جس طرح اس کا منشاء ہوتا ہے وہ اسی طرح کرتے ہیں اور ہر ایک امر اس کے ارادہ اور منشاء سے واقع ہوتا ہے۔ اتفاقی طور سے دنیا میں کوئی چیز نہیں۔ اگر خدا تعالےٰ کا ذرہ ذرہ پر تصرف تام اور اقتدار نہ ہو تو وہ خدا ہی کیا ہوا اور دعا کی قبولیت کی اس سے کیا امید ہو سکتی ہے؟ اور حقیقت یہی ہے کہ وہ ہوا کو جدھر چاہے اور جب چاہے چلا سکتا ہے اور جب ارادہ کرے بند کر سکتا ہے۔ اسی کے ہاتھ میں پانی اور پانیوں کے سمندر ہیں جب چاہے جوش زن کر دے اور جب چاہے ساکن کر دے۔ وہ ذرہ ذرہ پر قادر اور متقدر خدا ہے اس کے تصرف سے کوئی چیز باہر نہیں۔ وہ جنہوں نے دعا سے انکار ہی کر دیا ہے۔ ان کو یہی مشکلات پیش آئے ہیں کہ انہوں نے خدا کو ہر ذرہ پر قادر مطلق نہ جانا اور اکثر واقعات کو اتفاقی مانا۔ اتفاق کچھ بھی نہیں بلکہ جو ہوتا ہے اور اگر پتہ بھی درخت سے گرتا ہے تو وہ بھی خدا تعالےٰ کے ارادے اور حکمت سے گرتا ہے اور یہ سب ملائکہ ہیں کہ خدا تعالےٰ کے حکم کے اشارے سے کام کرتے ہیں اور ان کی خدمت میں لگائے جاتے ہیں جو خدا تعالےٰ کے سچے فرمانبردار اور اسی کی رضا کے خواہاں ہوتے ہیں۔ جو خدا کا بن جاتا ہے اسے خدا تعالےٰ سب کچھ عطا کرتا ہے۔

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

من کان للّٰہ کان اللّٰہ لہ۔ پھر ایسے مرتبے کے بعد انسان کو وہ رعیت ملتی ہے کہ باغی نہیں ہوتی۔ دنیوی بادشاہوں کی رعیت تو باغی بھی ہو جاتی ہے۔ مگر ملائکہ کی رعیت ایک ایسی رعیت ہے کہ جو باغی نہیں ہوتی۔"

(الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۳ء)

شیخ الازہر علامہ محمود شلتوت کی وفات پر اظہار تعزیت کا شکریہ

ناظر صاحب امور خارجہ کے نام وکیل الازہر ڈاکٹر محمد عبداللہ ماضی کا مکتوب

پچھلے دنوں شیخ الازہر علامہ محمود شلتوت کی وفات پر مکرم ناظر صاحب امور خارجہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے ایک تار کے ذریعہ جامعۃ الازہر کی انتظامیہ کمیٹی کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا تھا اس کے جواب میں وکیل الازہر جناب ڈاکٹر محمد عبداللہ ماضی نے صدر انجمن احمدیہ کا شکریہ ادا کیا ہے۔ آپ کے ارسال کردہ عربی مکتوب کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

مکرم ناظر امور خارجہ ربوہ پاکستان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ازہر یونیورسٹی کی انتظامیہ کمیٹی کو انتہائی شکر اور قدردانی کے جذبات کے ساتھ آپ کی ہمدردانہ تعزیت الامام الاکبر الشیخ محمود شلتوت شیخ الجامعہ الازہر کی وفات پر موصول ہوئی۔ ان کی وفات سے عالم اسلامی کو خسارہ ہوا ہے کیونکہ ایک ایسے امام کا انتقال ہوا ہے۔ جس کی رائے شریعت اسلامیہ میں مسلّم تھی۔ آپ نے شیخ مرحوم کی وفات پر قلبی احساسات کا اظہار کیا ہے۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ عالم اسلام اور مسلمانوں کو ان کی وفات سے جو صدمہ ہوا ہے اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔

اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ڈاکٹر محمد عبداللہ ماضی وکیل الازہر ۲۵ دسمبر ۱۹۶۳ء

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ فروری ۱۹۶۴ء

سر سیّد احمد مرحوم پر انگریزوں کی خوشامد کا الزام

"سر سیّد پر تبرّا" کے زیر عنوان "صدق جدید لکھنؤ" کے فاضل مدیر نے ایک نوٹ لکھا ہے جو نو مسلمہ مریم جمیلہ کے ایک توہین آمیز مضمون پر تنقید ہے جو اس نے سر سید کے خلاف شائع کیا ہے جو ہم ذیل میں بجنسہٖ نقل کرتے ہیں:-

"مریم جمیلہ ایک تازہ امریکن نو مسلمہ ہیں۔ ان کے مضمون انگریزی کا ہیں اور ان کے ترجمے اردو میں اکثر شائع ہوتے رہتے ہیں اور عموماً اچھے ہوتے ہیں حال میں انہوں نے ایک مضمون سر سید پر لکھا ہے اور اس کا ترجمہ اس تمہید کے ساتھ نکلا ہے۔

"سر سید احمد خان نے انگریزوں کی خوشامد کے لئے اسلام میں من مانی تاویلات کیں۔ یہاں تک کہ تجدد پسندی کے جوش میں قرآن حکیم میں بھی تاویلات کیں۔"

"تجدد کے جوش میں آ کر" تو خیر پھر غنیمت ہے لیکن یہ کھلا ہوا حملہ اس مرحوم کی نیت پر کر کے کہ اس نے "انگریزوں کی خوشامد میں من مانی تاویلات اسلام میں کیں۔ ہماری ان نو وارد بہن نے خدا معلوم کون سی خدمت اسلام کی کی؟ کیا انہوں نے اس کے دل کی گہرائیوں میں جھانک کر اس کی نیت کا کھوٹ دیکھ لیا تھا؟

آگے نفس مضمون میں اسی طرح کے فقرے ان کے قلم سے بے تکلف نکل آتے ہیں:-

"جوانی کا زمانہ انہوں نے بے اعتدالی کے عالم میں گزارا وہ تفریحی مجالس میں شریک ہوتے رہے جہاں رقص و سرود کو تفریح کا راز سمجھا جاتا تھا۔

اور یہ لکھنے کی توفیق نہ پائی کہ سر سید کی اہلیہ کا انتقال ان کی جوانی ہی میں ہو گیا تھا لیکن سر سید نے باوجود خوشحالی کے ساری زندگی بغیر بیوی کے مثالی پاکبازی کے ساتھ گزار دی۔

پھر یہ فقرے بھی ہیں۔

"تملق و چاپلوسی کو اسلام سے وابستہ کرنے کی کوشش کرتے ہوئے سر سید احمد خان نے حضرت یوسفؑ کی مثال دی ہے۔"

گویا ایک قرآنی حقیقت کو دنیا کے سامنے لانے کا نام ان محترمہ کی زبان میں تملق اور چاپلوسی کو اسلام سے وابستہ کرنا ہے۔

اور پھر فرمایا کہ:-

"مسلمانوں کو انگریزی ثقافت سے قریب لانے کی غرض سے سر سید احمد خان نے معاشرتی حد بندیوں کے دور کرنے کی ضرورت کو تسلیم کیا تب انہوں نے اپنا مشہور فتویٰ جاری کیا کہ مسلمان عیسائیوں کے ساتھ ایک ہی میز پر بیٹھ کر کھا پی سکتے ہیں۔"

گویا اسلام کی صحیح خدمت اور ترجمانی جب ہوتی۔ جب فتویٰ یہ دیا جاتا کہ مسلمانوں کو غیر مسلموں یہاں تک کہ عیسائیوں کے ساتھ بھی کھانے پینے میں چھوت چھات برتنا چاہیئے!

اور پھر ارشاد ہوتا ہے کہ

"اپریل ۱۸۶۹ء میں سر سید احمد خان نے انگلستان جانے کا ارادہ کیا تاکہ وہ برطانوی قوت کے سرچشموں کا بچشم خود ملاحظہ کر سکیں اور اپنے ہم وطنوں کو وہی راستہ دکھلا سکیں جو انہوں نے وہاں دیکھا ہے۔"

گویا سر سید کے اس سفر کو عالم صوبہ سر ولیم میور کی کتاب "لائف آف محمد" کے جواب لکھنے اور خطبات احمدیہ تیار کرنے سے کوئی تعلق ہی نہ تھا! — گویا یہ حق پوشی اور دیانت بیان سے اعراض بھی کوئی قسم خدمت دین کی ہے؟

اور مضمون کا توڑ ان فقروں پر ہوا ہے:-

برطانوی استعمار سے ان کی عقیدت اور اطاعت ہر باغیرت مسلمان کے دل میں نفرت کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔۔۔۔ اس کے جدید کہنے کی ضرورت نہیں کہ سر سید احمد اور۔۔۔۔ جیسی کٹھ پتلیاں اور کوئی لنگ برطانیہ کے لئے اس کی اپنی فوجوں سے بھی زیادہ قیمتی تھے۔"

گویا ان خاتون نے اپنے نفس پر لازم کر لیا کہ ان کا قلم ایک مرحوم مخلص ملت کے حق میں جو کچھ لکھے گا وہ تحقیر و استہزاء میں ڈوبا ہوا ایک مسلسل تبرّا ہی ہو گا — ان صاحبہ کے قدیم مذہب کی تعلیم جو کچھ ہو۔ اور ان کی تربیت جس ماحول کے اندر بھی رہی ہو اسلام کے اندر ان بہتوں پر حملہ کرنے کی عادت ہرگز کوئی قدر و قیمت نہیں رکھتی!!"

(صدق جدید لکھنؤ ۲۴ جنوری ۶۴ء)

مریم جمیلہ نے حال ہی میں لاہور میں مودودی صاحب کے ایک ساتھی کے ساتھ نکاح کر لیا ہے اسی محترمہ کے نام سے اسی قسم کا توہین آمیز مضمون سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بھی شائع ہوا تھا جس کے متعلق آخر کار محترمہ نے یہ کہہ کر اپنی صفائی کی کہ اس نے آپ کوئی لفظ بھی اپنی طرف سے نہیں لکھا بلکہ ایک کتاب سے حرف بہ حرف نقل کر دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے مضامین اس کے نام سے عمداً شائع کروائے جاتے رہے ہیں جس سے ایک خاص مکتب فکر کی مطلب براری ہوتی ہے۔

جب انگریزوں نے یہاں سر نکالا تو ملک میں طوائف الملوکی کا دور دورہ تھا۔ انہوں نے راجواڑوں اور نوابیوں کو باہم ٹکرا کر اور بھی ابتری پھیلا دی اس طرح ایک عرصہ تک انگریزوں کے خلاف ہندوستان کی فوجی مزاحمت نہایت کمزور ہو گئی۔ ۱۸۵۷ء میں یہ مزاحمت بالکل ختم ہو گئی۔ اس کامیابی کے بعد جب ہندوستان کی عنانِ حکومت ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہاتھوں سے نکل کر برطانیہ کے تاج کے ہاتھ میں آ گئی تو گو اس کا آغاز پہلے ہو چکا تھا انگریزی تہذیب اور مذہب کا حملہ تیزی سے شروع ہوا۔ اس وقت مسلمانوں کی یہ حالت تھی کہ ایک طرف انگریز ان کو ختم کرنا چاہتا تھا تو دوسری طرف ہندوؤں نے سر نکالنا شروع کیا۔ ہندوؤں نے بہت پہلے انگریز کی اطاعت قبول کر لی تھی اور انگریزی دفتروں میں فوج در فوج کام کرنے لگے تھے۔

مسلمانوں کی فوجی طاقت ختم ہونے پر بھی اہل علم حضرات کے ایک گروہ نے انگریز کی سخت مخالفت جاری رکھی۔ ان حضرات نے جو سرگرمیاں دکھائیں۔ ان میں سے حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ کا ذکر نمایاں طور پر کیا جاتا ہے جو ۱۸۳۱ء کے قریب سکھوں کے مقابلہ میں لڑتے ہوئے بالاکوٹ میں شہید کر دئے گئے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان پر انگریز آپ کے عہد میں ہی قوت فائقہ بن چکے تھے۔ امیر خاں کے انگریزوں کے ساتھ سمجھوتے کے بعد آپ برصغیر میں مسلمانوں کی حکومت کو دوبارہ قائم کرنے کے خیال سے اگرچہ بالکل مایوس نہیں ہو چکے تھے تاہم سکھوں نے پنجاب میں مسلمانوں کی جو زندگی تنگ کر رکھی تھی آپ نے انگریز سے مزاحمت شرعی لحاظ سے جائز نہیں سمجھی تھی۔ آپ کی شہادت کے چند سالوں بعد ہی سکھوں کی حکومت پنجاب میں ختم ہو گئی۔ مسلمانوں کی مساجد جو سکھوں کے عہد میں طویلوں میں منتقل ہو چکی تھیں اور بعض میں گوردوارے بن چکے تھے واگزار ہو گئیں اور اس طرح مسلمانوں نے ایک سخت مصیبت سے چھٹکارا حاصل کیا۔

انگریزوں نے اگرچہ تمام ہندوستان میں امن کی فضا قائم کر دی لیکن فوجی اقتدار کے ساتھ وہ یہاں تہذیبی اور مذہبی اقتدار بھی چاہتا تھا اور ہندوستان کو اسی طرح مستقل طور پر سلطنت برطانیہ کا حصہ بنا لینا اس کا عظیم مقصد تھا۔ چنانچہ ان اغراض کو حاصل کرنے کے لئے اس نے ایک طرف تعلیم کا حلیہ بدل دیا تو دوسری طرف پادریوں نے جگہ بجگہ مشن قائم کر دئے۔ اس غرض کے لئے انگریز نے مسلمانوں کو ہر علاقہ میں کمزور سے کمزور کرنے کی مہم بھی چلا رکھی تھی۔ بنگال وغیرہ علاقوں میں مسلمانوں کی تعلقہ داریاں ختم کر کے ان کی جگہ ہندوؤں کی تعلقہ داریاں قائم کر دیں۔ اس کی وجہ یہ تھی جس طرح فوجی لحاظ سے انگریز مسلمانوں کو اپنا حریف سمجھتا تھا اسی طرح تہذیبی اور مذہبی لحاظ سے بھی مسلمان ہی اسکے حریف تھے۔

نوابیوں اور بادشاہیوں کی فوجی شکست کے بعد مسلمان اہل علم حضرات ہی نے فوجی مزاحمت کو جاری رکھا مگر افسوس ہے کہ وہ اس لحاظ سے نہ تو کار آزمودہ تھے اور نہ عوام ہی کافی حد تک ان کا ساتھ دے سکے۔

عوام تو یہ نہیں دیکھتے تھے کہ ان کا خریدار کون ہے بلکہ یہ دیکھتے تھے کہ ان کی تنخواہ کون ادا کر سکتا ہے۔ انگریز چونکہ بہترین پے ماسٹر تھے۔ اس لئے ان کی فتح کا انحصار زیادہ تر اسی بات پر سمجھنا چاہیئے ورنہ انگریز برطانیہ سے اتنی فوج کسی صورت میں یہاں در آمد نہیں کر سکتا تھا کہ وہ سارے ہندوستان پر اس آسانی سے قابض ہو جاتا۔

اہل علم حضرات میں سے بھی چند ہی تھے جنہوں نے مزاحمت کی اکثریت اس سے الگ تھلگ ہی رہی۔ تاہم آخری دور میں جو مزاحمت انگریزوں کی ہوئی اس کا سہرا چند اہل علم حضرات ہی کے سر پر ہے جنہوں نے جہاد کی روح پھونکنے کی کوشش کی مگر وہ بھی عوام کی بے حسی کی وجہ سے ناکام ہوئے۔ اس طرح فوجی شکست کے بعد تہذیبی اور مذہبی حملہ کا جواب بھی اہل علم حضرات ہی نے دیا۔

ہم نہیں کہتے کہ جن علماء نے انگریزوں کے تہذیبی اور مذہبی حملہ کا جواب بائیکاٹ کی صورت میں دیا انہوں نے اپنے نقطہ نظر سے کوئی غلطی کی۔ انہوں نے جو کچھ کیا نیک نیتی سے کیا۔ مگر یہ حقیقت اپنی جگہ پر قائم رہتی ہے کہ ان کی اس روش کا مسلمانوں کو ان حالات میں فائدہ نہیں ہو سکتا تھا۔

یہ ایک انقلابی دور تھا۔ سخت انقلابی دور۔ دشمن نئے ہتھیاروں سے لیس ہو کر حملہ آور ہوا تھا۔ تلوار یا بائیکاٹ کا ہتھیار اب کاٹ نہیں کر سکتا تھا۔ مسلمانوں کی فوجی اور اقتصادی قوت نہ صرف فی ذاتہ صفر ہو چکی تھی بلکہ دشمن چاہتا تھا کہ ہندوستان سے مسلمان کا نام و نشان ہی مٹا دے۔

افسوس ہے جب لوگ ان لوگوں کا ذکر کرتے ہیں جنہوں نے بائیکاٹ کے طریق سے انحراف کر کے تعاونی طریق اختیار کیا تو محض انگریز دشمنی کی وجہ سے ان کی مذمت تک سے گریز نہیں کرتے چنانچہ ان اہل علم حضرات میں سے جنہوں نے انگریز کے تہذیبی اور مذہبی حملہ کے جواب میں تعاونی طریق اختیار کیا ایک نام جو بہت نمایاں ہے وہ سر سید احمد مرحوم کا ہے۔ آپ نے جو مذہبی تشریحات

(باقی ص۸ پر)

غانا مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

تبلیغی لیکچرز۔ تقسیم لٹریچر۔ اہم شخصیتوں سے ملاقات اور اسلامی کتب کی پیشکش۔ اشاعت اخبار

نئے سکولز کا اجراء۔ چھیاسی افراد کا قبول اسلام۔ نئی جماعتوں کا قیام

مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم انچارج غانا مشن بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

عرصہ زیر رپورٹ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ اسلام اور تعلیم و تربیت میں حتی الامکان مصروف رہے۔ مبلغین کی مساعی کی مختصر رپورٹ قارئین الفضل کے پیش خدمت ہے اور دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور جلد اس علاقہ کو اسلام کے نور سے منور کر دے آمین

غانا میں خاکسار کے علاوہ، جو لوکل مرکز سالٹ پانڈ میں مقیم ہے تین پاکستانی ریجنل مبلغین اور ایک افریقن ریجنل مبلغ ہیں۔ اس وقت حضرت ریجنل مبلغین کی مساعی کی مختصر رپورٹ عرض ہے۔

اشانٹی ریجن

مولوی عبدالمالک خان صاحب اشانٹی ریجن کے انچارج ہیں اور خاکسار کی رخصت کے ایام میں قائم مقام امیر کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے ہیں وہ تحریر فرماتے ہیں:

عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم امیر صاحب چونکہ پاکستان تشریف لے گئے تھے۔ ان کی جگہ خاکسار امارت کے فرائض بھی ادا کرتا رہا۔ اس کی وجہ سے اکرا اور سالٹ پانڈ متعدد بار جانا پڑا۔ جماعت کی تنظیم و نگرانی نیز تبلیغی و تعلیمی سرگرمیوں کے ماتحت تقریباً ۹ اڑھائی ہزار میل کا سفر طے کیا۔ اس میں مندرجہ ذیل جماعتوں کا دورہ بھی شامل ہے۔

اکرا۔ سالٹ پانڈ۔ کیپ کوسٹ۔ ڈومی آبرو۔ کونوگو۔ انکوکو۔ اسوکوری۔ جمیاساں بوآسی۔ ٹیچیما۔ پرامسو۔

تبلیغ و نئی جماعتوں کا قیام

علاقہ اشانٹی میں عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے جماعت کے سربرآوردہ احباب کو بلایا اور تبلیغ کے لئے یہ تجویز رکھی۔ کہ دوست ان اہم مقامات پر جہاں جماعتیں نہیں لیکن ارد گرد جماعتیں ہیں جماعت قائم ہونے کی کوشش کریں۔ اس سلسلہ میں متعدد جلسوں کا پروگرام ایک سکیم کے ماتحت مرتب کیا گیا۔ ان ہی ایام میں مرکز سے ہمارے نوجوان مبلغ سید داؤد احمد صاحب بھی تشریف لے آئے۔ انہوں نے اس مہم کے پہلے جلسہ کا آغاز کیا۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہاں جماعت قائم کرنے کی توفیق دے دی۔ اسی طرح علاقہ اڈانسی میں سید محمد ہاشم صاحب بخاری کو بھجوایا گیا۔ یہاں جماعت نے قربانی کا عمدہ نمونہ دکھایا اور ۱۴۵ پونڈ احمدیہ مشن ہاؤس کی تعمیر کے لئے جمع کئے۔ اس مہم کے تحت چار جلسے اور ہوئے۔ اور دو اہم مقامات پر نئی جماعتیں اللہ تعالیٰ نے قائم کر دیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مختلف تعلیم یافتہ لوگوں کو دستی اور بذریعہ ڈاک لٹریچر مطالعہ کے لئے بھجوایا گیا۔ ایک عیسائی ٹریکٹ کا جواب لکھا۔ مختلف مقامات پر سلسلہ کے اخبارات بھیجے۔

ہفتہ وار تبلیغی جلسہ

ہر اتوار کو کماسی مارکیٹ کے قریب ایک تبلیغی جلسہ منعقد کر کے سینکڑوں افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ ان جلسوں میں جماعت کے قریباً سب ممبران حصہ لیتے ہیں۔ یہ جلسے جماعت کی غذا بن چکے ہیں اور جو ممبر اس میں حصہ نہیں لیتا۔ جماعت کے لوگ اس کے اس فعل کو ناپسند کرتے ہیں۔ بیعتوں کی رفتار میں گزشتہ سہ ماہی سے خاصا اضافہ ہوا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

ملاقاتیں

جماعت کے مختلف کاموں کے سلسلہ میں مختلف دفاتر اور افسروں سے ملاقاتیں کی جاتی رہیں۔ احمدیہ سیکنڈری سکول سے متعلقہ بعض ضروری امور کی سرانجام دہی کے لئے ایجوکیشن کے محکمہ کے اعلیٰ افسران سے متعدد ملاقاتیں کی گئیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام کامیاب رہیں۔

وزیر خارجہ غانا کو لٹریچر کی پیشکش

خاکسار نے اپنے اکرا کے قیام کے دوران میں مختلف ادارہ جات سے رابطہ قائم کیا۔ اور مختلف افسروں کو لٹریچر دیا۔ اسی سلسلہ میں وزیر خارجہ غانا سے ملاقات کا انتظام کیا۔ خاکسار اور مولوی عبدالحمید صاحب مبلغ اکرا دونوں دفتر خارجہ گئے اور قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کے علاوہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم تصانیف انگریزی تراجم و دیباچہ تفسیر القرآن اسلام کا اقتصادی نظام۔ نظام نو اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام وغیرہ پیش کیں۔ اسلام کا اقتصادی نظام کتاب کو دیکھ کر موصوف نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ میں اس کتاب کے مطالعہ سے اپنے علم میں بہت اضافہ کروں گا۔ مجھے اقتصادی مسائل سے خاص دلچسپی ہے۔ یاد رہے کہ وزیر موصوف اس سے قبل اقتصادی امور کے وزیر بھی رہ چکے ہیں۔ اس موقعہ پر پریس کے نمائندگان نے مختلف سوالات دریافت کئے اور خاکسار کے جوابات نوٹ کئے۔ نیز اس تقریب کے فوٹو لئے گئے۔

سیکرٹری برٹش ہائی کمشنر سے ملاقات

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار کو برٹش ہائی کمشنر کے سیکرٹری کی طرف سے ایک خط ملا کہ وہ خاکسار سے ملنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ خاکسار نے مقررہ وقت پر ان سے ملاقات کی۔ انہوں نے بتایا کہ جب میں غانا کے شمالی علاقہ کا دورہ کر رہا تھا۔ تو میں نے وہاں ملک کی سب سے خوبصورت مسجد دیکھی۔ مجھے معلوم ہوا کہ یہ جماعت احمدیہ نے بنوائی ہے۔ مجھے خواہش ہوئی کہ میں آپ کی جماعت کا لٹریچر دیکھوں چنانچہ ان کو اسلامی اصول کی فلاسفی اور احمدیت یا حقیقی اسلام کے انگریزی تراجم دیئے گئے اور دو گھنٹہ تک مختلف مذہبی امور پر گفتگو ہوتی رہی۔ دو ماہ کے بعد ان کا پھر خط آیا کہ انہوں نے وہ کتب بغور پڑھیں اور وہ رخصت پر جا رہے ہیں واپس آ کر پھر ملنے کی خواہش ظاہر کی۔

اکرا میں بعض مسلمانوں نے ایک ادارہ قائم کیا ہے۔ اس کا مقصد تبلیغ اسلام بتاتے ہیں لیکن وہ تبلیغی ذرائع اور طریق سے ناآشنا ہیں۔ خاکسار نے ان کے پریذیڈنٹ اور سیکرٹری سے ملاقات کی اور ان کو یہ پیشکش کی کہ چند انگریزی دان نوجوان احمدیہ مشن ہاؤس بھیجیں۔ ان کو ہم عیسائیت کے خلاف دلائل سکھلائیں گے اور اسلام کے فضائل واضح کئے جائیں گے۔ نیز مبلغ اکرا مولوی عبدالحمید صاحب نے ان کو بتایا۔ کہ وہ خود آ کر بھی ان کو یہ امور سکھلا سکتے ہیں۔ اور کتب بھی اس سلسلہ میں مہیا کریں گے۔ بعض نے ان میں سے رابطہ پیدا کیا۔

استقبال

امسال مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم کو حج اکبر ادا کرنے اور زیارت مرکز سلسلہ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ ۹ اگست کو وہ غانا واپس ہوئے۔ اکرا۔ کماسی اور سالٹ پانڈ میں ان کا استقبال جماعت کی طرف سے کیا گیا۔ اجلاس میں مرکز کی ہدایات اور حضرت اقدس کے ارشادات گرامی سے جماعت آگاہ ہوئی۔ اور اس موقعہ پر جماعت کے پریذیڈنٹ مسٹر محمد آرتھر نے خاص قربانی کرنے کی تحریک کی۔ چنانچہ جلسہ استقبال میں ہی جماعت نے ایک خاص رقم جمع کر کے پیش کی۔ باوجود اس کے کہ یہ ایام مالی لحاظ سے جماعت کے لئے خشک سالی کی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ جماعت کے اکثر افراد زمیندار ہیں۔ اور یہ سال کا تقریباً اخیر ہوتا ہے۔ کوکو کی نئی فصل اکتوبر نومبر میں آتی ہے۔ جبکہ ملک میں روپے کی ریل پیل ہو جاتی ہے۔

الوداع

عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی اپنی موجودہ ٹرم پوری کر کے پاکستان واپس جانے لگے تو اس وقت ایک نہایت سادہ مگر باوقار تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں مسٹر ولیم نوا ٹماہ ریجنل آرگنائزر انسٹی ٹیوٹ آف پبلک ایجوکیشن جو بورڈ آف گورنرز کے ممبر ہیں نے میاں صاحب کے کام کی بہت تعریف کی۔ یہ تقریب امیر صاحب جو بورڈ آف گورنرز کے چیئرمین بھی ہیں کی صدارت میں کنگس وے ہوٹل میں منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر IVORY STOOL جو اشانٹی ریجن

کا ایک قومی نشان ہے۔ بطور تحفہ دیا گیا۔ نیز جماعت کی طرف سے مسجد احمدیہ میں ایک اجتماع ہوا جس میں جماعت نے میاں صاحب سلسلہ ربہ کے کاموں کو سراہا اور اپنی اس محبت کا اظہار کیا جو وہ حضرت اقدس کے خاندان سے رکھتے ہیں

اس موقعہ پر جماعت نے یہاں کا خاص لباس بطور تحفہ پیش کیا۔ اور ایرپورٹ پر خاکسار اور دوسرے احباب جماعت نے دعاؤں کے ساتھ الوداع کیا۔

اخبار گائیڈنس :-

امیر صاحب کی غیر حاضری میں اخبار گائیڈنس خدا تعالیٰ کے فضل سے برابر نکلتا رہا اس کی ترتیب میں مکرم مسعود صاحب نے میری مدد فرمائی جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اخبار حسب سابق ملک کے سب اہم مقامات پر بھجوایا گیا۔

تعلیم

خاکسار نے بجز ان ایام کے کہ دورہ پر کماسی سے باہر گیا ہوا ہو باقی ایام میں مبلغین کلاس کی تعلیم کو جاری رکھا جس میں ان کو قرآن کریم کا ترجمہ۔ حدیث، کلام فقہ۔ تاریخ عربی۔ ادب، گرامر پڑھاتا رہا۔ نیز عرصہ زیر رپورٹ میں دوسرے تمام مدارس کے کاموں کا بھی جائزہ لیا جیانگ میں جو ضلع کا صدر مقام ہے ایک نیا احمدیہ پرائمری سکول لوکل کونسل نے منظور کیا ہے اس کی تعمیر کا کام شروع کرایا گیا اور اس کی نگرانی کرتا رہا اب خدا کے فضل سے وہ مکمل ہو چکا ہے اور باقاعدہ کام کر رہا ہے۔ الحمد للہ علی ذالک

مکرمی مولوی عبدالمالک خاں صاحب چند ماہ سے ذیابیطس اور دانتوں کی تکلیف سے بیمار ہیں خاکسار ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔

شمالی غانا۔

مکرمی مولوی عبدالوہاب صاحب جو غانا کے باشندہ ہیں اور مرکز ربوہ میں ۸ سال تک دینی تعلیم حاصل کر چکے ہیں وہ غانا کے شمالی ریجن کے انچارج ہیں وہ تحریر فرماتے ہیں "عرصہ زیر رپورٹ میں ناردرن ریجن میں بارش کا موسم رہا جس کی وجہ سے کھلی فضا میں تقاریر کا منعقد کرنا بہت مشکل تھا تاہم خاکسار نے تین پبلک لیکچرز کا انتظام کیا جن میں احمدیت کا پیغام عیسائیوں بت پرستوں اور غیر از جماعت مسلمانوں تک پہنچایا خاکسار نے خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے متعلق جو پیشگوئیاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کی ہیں ان کو واضح کر کے دلائل سے ثابت کیا کہ یہ تمام پیشگوئیاں ہمارے زمانہ میں پوری ہو گئی ہیں اور یہ کہ حضرت غلام احمد علیہ السلام ہی مسیح موعود ہیں۔ خاکسار نے یہ بھی بیان کیا کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے واضح کر دکھایا ہے کہ اسلام کی ترقی اور دنیا کی نجات ان سے اور ان کی قائم کردہ جماعت سے وابستہ ہے۔

اساتذہ سکولز میں تقاریر

شمالی ناردرن ریجن کے سکولوں کے اساتذہ کا ریفریشر کورس تھا۔ گو اکثر اساتذہ عیسائی ہیں لیکن چونکہ غانا اور خصوصاً ناردرن غانا کے سکولوں میں اساتذہ کو مسلمان بچوں کے ساتھ واسطہ پڑتا ہے اس لئے ان اساتذہ کو اسلام کے متعلق صحیح معلومات بہم پہنچانے کے لئے متعلقہ افسران تعلیم سے مل کر اسلام پر تین لیکچرز دینے کا انتظام کیا۔

ایک لیکچر میں خاکسار نے اسلام کی تعلیم خصوصاً پانچ ارکان اسلام کے دینی اور دنیوی فوائد کو پیش کیا دوسرے لیکچر میں خاکسار نے اسلام اور عیسائیت کی تعلیم کا مقابلہ کیا نیز بائیبل کے حوالجات اور دلائل عقلیہ سے ثابت کیا کہ موجودہ عیسائیت وہ عیسائیت نہیں ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سکھائی تھی تیسرے لیکچر میں خاکسار نے اسلام کی تعلیم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے متعلق جو غلط فہمیاں عیسائی پادریوں نے پھیلائی ہیں ان کو ایک ایک کر کے غلط ثابت کیا اور صحیح واقعات کو پیش کیا۔

قیدیوں کو تبلیغ :-

اسی طرح عرصہ زیر رپورٹ میں قید خانہ میں بھی خاکسار نے تقاریر کیں ایک مسلمان جو پہلے ڈسٹرکٹ کمشنر تھے اور حال ہی میں سیاسی بناء پر قید کئے گئے ہیں) کو پولیس اسٹیشن میں ان کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب "Introduction to the Study of the Holy Quran" مطالعہ کے لئے دی۔

سیکنڈری سکولز اور کالج میں تقاریر

عرصہ زیر رپورٹ میں گورنمنٹ سکنڈری سکول غانا کالج اور گورنمنٹ ٹریننگ کالج میں اسلام کے متعلق تقاریر کیں۔ غانا کالج میں کافی عرصہ سے خاکسار جاتا ہے ایک دفعہ خاکسار کی غیر موجودگی میں ایک عیسائی مہمان نے اور اسلام کے خلاف تقریر کی اور کہا کہ ایک مسلمان کسی بت پرست سے بہتر نہیں ہے اس پر اس کالج کے مسلمان اساتذہ اور طلباء نے خاکسار کو دعوت دی کہ کالج کے عیسائی اور مسلم طلبہ کو اسلام کے صحیح عقائد بتاؤں چنانچہ خاکسار نے تقریر کی جس پر بہت سے عیسائی حیران ہوتے اور ان پر اتنا اچھا اثر ہوا کہ بعض تو بیعت کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ (باقی)

ضروری اعلان

ماہ جنوری ۱۹۶۴ء کا ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوائے گئے ہیں ان بلوں کی رقم ۱۰ فروری تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہیئے جو ایجنٹ صاحبان ان بلوں کی رقم ۱۰ فروری تک دفتر ہذا میں نہیں بھجوائیں گے ان کے بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی۔

رمضان کے بابرکت ایام میں

احباب حقّہ اور سگریٹ نوشی کی لغو عادت ترک کرنیکا عہد کریں

تمباکو نوشی کی ہلاکت آفرینی اور اس سے اجتناب کی اہمیّت پر محترم مولانا شمس صاحب کا خطبہ

ربوہ ــــ مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۶۴ء مطابق ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ بروز جمعۃ المبارک مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے خطبہ جمعہ میں رمضان کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب کو ان سے زیادہ سے زیادہ متمتع ہونے کی طرف توجہ دلائی اس ضمن میں آپ نے احباب کو رمضان کے بابرکت مہینے میں بعض برائیاں ترک کرنے کا عہد کرنے کی بھی نصیحت کی اور علی الخصوص انہیں توجہ دلائی کہ وہ بدظنّی سے مجتنب رہنے اور سگریٹ و تمباکو نوشی کو جو سراسر ایک لغو فعل ہے یکسر ترک کر دینے کا عہد کریں۔

حقّہ نوشی کی مضرت کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات

سگریٹ اور حقّہ نوشی کی مضرت کو واضح کرنے کے لئے آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسب ذیل ارشادات پڑھ کر سنائے۔

(۱) "حقّہ اور سگریٹ وغیرہ) اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتا تو آپ اِس کے استعمال کو منع فرماتے۔" (الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء والبدر ۲۴ جولائی ۱۹۰۳ء)

(۲) "شریعت نے خوب فیصلہ کیا ہے کہ مضرِ صحت چیز کو مضرِ ایمان قرار دیا ہے اور ان سب کی سردار شراب ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ نشوں اور تقویٰ میں عداوت ہے افیون کا نقصان بھی بہت بڑا ہے طبّی طور پر یہ شراب سے بھی بڑھ کر ہے۔ اور جس قدر قویٰ لے کر انسان آتا ہے بہ ان کو ضائع کر دیتا ہے۔" (البدر جولائی ۱۹۰۲ء)

(۳) "انسان عادت کو چھوڑ سکتا ہے بشرطیکہ اس میں ایمان ہو بہت سے ایسے آدمی دنیا میں موجود ہیں جو اپنی پرانی عادت کو چھوڑ بیٹھے ہیں دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ جو ہمیشہ سے شراب پیتے چلے آئے ہیں بڑھاپے میں آ کر جبکہ عادت کا چھوڑنا خود بیمار پڑنا ہوتا ہے بلا کسی خیال کے چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ اور تھوڑی سی بیماری کے بعد اچھے ہو جاتے ہیں۔ میں حقّہ کو منع کہتا اور ناجائز قرار دیتا ہوں مگر ان صورتوں میں کہ انسان کو کوئی مجبوری ہو۔ یہ ایک لغو چیز ہے اور اس سے انسان کو پرہیز کرنا چاہیئے۔" (البدر ۱۹۰۲ء)

حقّہ اور سگریٹ نوشی کی مضرت کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ اہم ارشادات سنانے کے بعد آپ نے بتایا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی حقّہ نوشی کو تمام بداخلاقیوں کا منبع اور سگریٹ نوشی کو دجالی عادت قرار دیا ہے۔ اِس کے ثبوت میں آپ نے حضور ایدہ اللہ کا حسبِ ذیل ارشاد پیش کیا حضور فرماتے ہیں :-

"حقّہ نوشی تمام بداخلاقیوں کا منبع ہے۔ اس سے انسان پست ہمّت اور دوسروں کا محکوم بن جاتا ہے۔ اسکی عادت سے بہت سے امراض بھی پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً اعصاب کو نقصان پہنچتا ہے، دمہ، رعشہ اور بیسیوں بیماریاں اس سے پیدا ہوتی ہیں...... دجال کی ایک علامت یہ بھی بتائی گئی ہے کہ اسکے آگے بھی دھواں ہو گا اور پیچھے بھی سگریٹ پینے والا منہ سے دھواں نکالتا ہے پھر دھواں پیچھے کو چلا جاتا ہے۔ یورپین لوگ جدھر جائیں گے سگریٹ پیتے جائیں گے یہ بھی دجالی عادت ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام دجالی عادتوں کو مٹانے آئے تھے۔ پس تم بھی دجالی عادات کو چھوڑ دو۔" (الازہار صفحہ ۲۲۴، ۲۲۶)

ربوہ میں سگریٹ نوشی کی ممانعت اور اس کے نیک اثرات

حقّہ اور سگریٹ نوشی کی انتہائی مضرت اور اس کو ترک کرنے کی نصیحت کے متعلق سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے نہایت اہم ارشادات سنانے کے بعد آپ نے ربوہ میں سگریٹ فروشی اور سگریٹ نوشی کی ممانعت اور اسکے نیک اثرات پر بھی روشنی ڈالی۔ اس ضمن میں آپ نے فرمایا کہ میں نے تقریباً ڈیڑھ دو سال سے متعدد خطبات جمعہ میں اہالیان ربوہ کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ حقّہ نوشی اور سگریٹ نوشی نہایت مکروہ اور درجہ لغو فعل ہے اسلئے اسے دوستوں کو ترک کر دینا چاہیئے۔ گزشتہ سال ماہِ رمضان میں ۳ جنوری ۱۹۶۳ء کو جب ہم نے سگریٹ نوشی کی تین دکانوں کیلئے حضور کی خدمت میں لکھا تو حضور نے فرمایا۔۔

"ایک طرف تو لوگوں کو تلقین کی جاتی ہے کہ سگریٹ نہ پئیں دوسری طرف آپ مجھ سے دکان کی اجازت مانگتے ہیں"

حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں ربوہ میں سگریٹ فروشی ممنوع قرار دے دی گئی اس پر بعض دکانداروں نے اس فیصلے کے خلاف صدر صاحب نگران بورڈ کو درخواستیں دیں حضرت صدر صاحب نگران بورڈ نے نظارت سے رپورٹ طلب کی نظارت کی رپورٹ پڑھ کر آپ نے تحریر فرمایا:-

"آپ کا خط بابت دکانات سگریٹ موصول ہوا۔ اس بارہ میں حضور کا ارشاد کہ ربوہ میں سگریٹ فروشی کی تمام دکانیں بند کر دی جائیں بہت مبارک اور ضروری ہے اس پر سختی سے عمل ہونا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص حیلہ جوئی کے طریق پر اپنے لئے کوئی رستہ نکال لے۔ غالباً سگریٹ کے حکم میں سیگار اور تمباکو بھی شامل ہوگا۔ اب یہ آپ کے صیغہ کا کام ہے کہ اس حکم کے اجراء میں کڑی نگرانی سے کام لے تاکہ یہ لعنت ربوہ سے کلیتہً دور ہو جائے اور کوئی امکانی رخنہ باقی نہ رہے"

(محررہ ۲۳ مئی ۱۹۶۳ء)

اُس وقت سے ہی ربوہ میں سگریٹ فروشی کلیتہً ممنوع ہے ــــــ اس کا خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر ظاہر ہو رہا ہے باہر سے جو لوگ ربوہ دیکھنے آتے ہیں وہ اس امر سے کہ یہاں سگریٹ فروشی قطعی طور پر ممنوع ہے بہت متاثر ہوتے ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں کی بات ہے کہ لائلپور سے چند آدمی ربوہ آئے اور اس بات کا بہت اچھا اثر لے کر گئے کہ ربوہ میں سگریٹ کی کوئی دکان نہیں ہے۔ اسی طرح اسی ماہ بہاولنگر کے ایک ایس ڈی او جو محکمہ اریگیشن میں ملازم ہیں ربوہ دیکھنے کی غرض سے یہاں آئے۔ وہ یہ دیکھ کر بہت حیران ہوئے کہ شہر بھر میں نہ صرف یہ کہ سگریٹ کی کوئی دکان نہیں ہے۔ بلکہ کوئی شخص بھی سگریٹ پیتا ہوا نظر نہیں آتا۔ انہوں نے بازار میں بے دھیانی میں سگریٹ جلا کر پینا چاہا لیکن یہ دیکھ کر کہ کوئی اور شخص یہاں سگریٹ نہیں پی رہا اپنا سگریٹ خود ہی بجھا دیا۔ انہوں نے قریشی محمد اکمل صاحب دکاندار کو بتایا کہ جب میں نے سگریٹ جلا کر پینا شروع کیا تو مجھے خود ہی خیال آیا کہ میرا سگریٹ پینا یہاں کے لوگوں پر میرا اجنبی ہونا ظاہر نہ کر دے اس خیال کے آتے ہی میں نے فوراً سگریٹ بجھا دیا۔ ایک ایسے ماحول میں جہاں اور کوئی بھی سگریٹ پیتا ہوا نظر نہ آتا تھا مجھے سگریٹ پینے کی جرأت نہ ہوئی سو آج سے ایک سال قبل ربوہ میں سگریٹ فروشی کی ممانعت سے متعلق جو قدم اٹھایا گیا تھا اس کے بہت نیک اثرات ظاہر ہو رہے ہیں جو غیر از جماعت دوست یہاں آتے ہیں وہ بہت اچھا اثر لے کر واپس جاتے ہیں۔

امریکہ کے ایک شہر میں سگریٹ نوشی کی ممانعت

ربوہ میں سگریٹ فروشی کی ممانعت اور اس کے نیک اثرات کا ذکر کرنے کے بعد مکرم شمس صاحب نے بتایا کہ ہم نے تو ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں آج سے ایک سال قبل سگریٹ فروشی کو ممنوع قرار دیا تھا اب مغربی دنیا میں بھی سگریٹ نوشی کے مضر صحت اثرات کو بشدت محسوس کرتے ہوئے اس کی فروخت کو ممنوع قرار دینے کی تحریک شروع ہو گئی ہے چنانچہ حال ہی میں اخبارات میں جو خبریں شائع ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوا ہے کہ امریکہ کے شہر ایسٹ لینڈ میں سگریٹ فروشی اور سگریٹ نوشی پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ چنانچہ روزنامہ "تعمیر" ۱۶ جنوری کی حسب ذیل خبر اس ضمن میں خاص توجہ سے سننے کے لائق ہے۔ اخبار مذکور رقمطراز ہے:-

"ایسٹ لینڈ ٹیکساس (امریکہ) ۱۵ جنوری (رائٹر) ایسٹ لینڈ کی میونسپل کونسل نے سگریٹ اور صحت کے بارہ میں حکومت امریکہ کی رپورٹ شائع ہونے کے بعد اپنی شہری حدود میں سگریٹ پینے اور فروخت کرنے پر پابندی عائد کر دی ہے۔ پیر کے روز ایک قانون منظور کیا گیا جس کے تحت ملزمان کو تین سال کی قید اور دس ہزار ڈالر تک کا جرمانہ ادا کرنا ہوگا سگریٹ جیب میں رکھنا بھی جرم قرار دیا گیا ہے۔ لیکن جو لوگ سفر کے دوران اس شہر سے گزریں گے وہ اس قانون سے مستثنیٰ قرار دئے گئے ہیں یہ قانون ۲۰ فروری سے نافذ العمل ہوگا"

(تعمیر ۱۶ جنوری ۱۹۶۴ء)

محترم شمس صاحب نے فرمایا کہ یہ امر ہمارے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے آج سے ایک سال قبل ربوہ میں سگریٹ فروشی ممنوع قرار دینے کے متعلق جو ارشاد فرمایا تھا اس کی افادیت کا ثبوت آج اس رنگ میں ظاہر ہوا ہے کہ امریکہ جیسے ملک کے ایک شہر میں جہاں سگریٹ نوشی زندگی کا ایک لازمی جزو سمجھی جاتی ہے۔ سگریٹ نوشی اور سگریٹ فروشی کو از روئے قانون ممنوع قرار دیدیا گیا ہے۔ یہ امر ہمارے لئے خوشی اور فخر کا بھی موجب ہے کہ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں آج سے ایک سال قبل ہم نے جو قدم اٹھایا تھا آج دوسری قومیں وہی قدم اپنے ہاں اٹھانے پر مجبور ہوتی جا رہی ہیں۔ یہ اولیت کا فخر ہمیں حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر عمل پیرا ہونے کی برکت سے ہی ملا ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

سگریٹ نوشی کی ہلاکت آفرینی

اس موقع پر محترم شمس صاحب نے سگریٹ نوشی کی ہلاکت آفرینی کے متعلق حکومت امریکہ کی رپورٹ کے بعض اقتباسات بھی اخبارات سے پڑھ کر سنائے چنانچہ آپ نے روزنامہ مشرق مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۶۴ء سے حسب ذیل طویل اقتباس پڑھ کر سنایا:-

"نیویارک (اسٹار) امریکہ میں تمباکو نوشی کی بدولت روزانہ ایک سو افراد لقمہ اجل بن رہے ہیں۔ اس امر کا انکشاف امریکہ کی سرطان سوسائٹی کے صدر ڈاکٹر فریڈیل سکاٹ نے کیا ہے۔ انکی سوسائٹی نے حال ہی میں امریکہ میں سرطان سے ہلاک ہونے والوں کے بارہ میں جو اعداد و شمار جمع کئے ہیں ان کے مطابق تمباکو نوشی سے سرطان کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔ ادھر ہارورڈ یونیورسٹی کے دو پروفیسروں نے تحقیقات کے بعد بتایا ہے کہ سگریٹ کے دھوئیں میں پولونیم نامی تابکار مادہ پایا جاتا ہے جو سرطان کا موجب بنتا ہے۔

امریکی محکمہ صحت کے سرجن کی رپورٹ میں یہ فیصلہ کن رائے دی گئی تھی کہ سگریٹ نوشی صحت کے لئے اس قدر مضر اور مہلک ہے کہ حکومت کو قانونی طور پر اس کے خلاف کارروائی کرنی چاہیئے۔ اب تک یہ رپورٹ امریکہ میں گفتگو کا سب سے بڑا موضوع بنی ہوئی ہے۔ کوئی صاحب قلم ایسا نہیں جو اس ہلکہ گیز بحث میں حصہ نہ لے رہا ہو۔

دریں اثناء ایک اندازہ کے مطابق امریکہ میں پینتیس فی صد سگریٹ نوش سرجن جنرل کی رپورٹ پڑھنے کے بعد اس عادت کو ترک کر چکے ہیں۔

یہ حقائق آٹھ ہزار رپورٹوں سے ثابت ہو چکے ہیں

سگریٹ نوشی بعض مخصوص امراض کی ہلاکت خیزی کو بڑھاتی ہے اور اس طرح مجموعی طور پر اموات کی شرح میں اضافہ کرتی ہے اس کے اثرات سگریٹوں کی تعداد اور عادت کی مدت سے تناسب رکھتے ہیں۔

سگریٹ نوشی سے سب سے بڑا خطرہ پھیپھڑے کے سرطان کا پیدا ہوتا ہے۔ اس مرض سے مرنے والوں میں سگریٹ نوشوں کی تعداد دوسروں سے گیارہ گنا زیادہ ہوتی ہے۔ اسی طرح گلے کے سرطان معدے کے پھوڑے اور امراض قلب سے ہلاک ہونے والوں میں بھی سگریٹ نوشوں کی تعداد ہمیشہ زیادہ ہوتی ہے۔ سگریٹ نوش خواتین میں بھی پھیپھڑے کے سرطان سے ہلاکت کا تناسب مردوں کے برابر پایا گیا ہے"

(مشرق ۲۶ جنوری ۱۹۶۴ء)

سگریٹ اور حقہ نوشی کی ہلاکت آفرینی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ارشادات اور امریکی ماہرین کی رپورٹوں کے اقتباسات سنانے کے بعد آخر میں محترم شمس صاحب نے احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ جو لوگ ابھی تک سگریٹ اور حقہ نوشی کی لغو عادت میں مبتلا ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ رمضان کے بابرکت ایام میں اس عادت کو ترک کرنے کا عہد کریں۔ اور پھر پورے عزم اور تعہد کے ساتھ اسے نبھائیں تاکہ وہ ایک لغو فعل سے باز رہ کر عند اللہ ثواب کے مستحق بن سکیں۔

درخواست دُعا

عاجز کے نانا جان محترم شیخ محمد عبد اللہ صاحب لبارضہ دمہ عرصہ اڑھائی ماہ سے بیمار ہیں بزرگان سلسلہ احمدیہ و درویشان قادیان سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(ایس۔ اے۔ عابد بورڈنگ ہاؤس ربوہ)

بھارتی معاصرین سے

یو۔پی کا بٹوارہ ★ سخت سزائیں دو ★ گورو نانک جی کی پانسو سالہ برسی

مکرم عباد اللہ صاحب گیانی

★۔۔۔ ۔۔۔★

یو۔پی کا بٹوارہ

جب سے بھارت آزاد ہوا ہے۔ اس کا اندرونی خلفشار دن بدن بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ صوبائی اور لسانی تعصب تو اس حد تک بڑھ چکا ہے کہ ایک صوبہ کے لوگ دوسرے صوبہ کے لوگوں کو اپنے بہت بڑے رقیب تصور کر رہے ہیں اور ایک ہی صوبہ میں بسنے والے لوگ لسانی بغض کی وجہ سے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں اور ان کی طرف سے تقسیم در تقسیم کے سوالات کھڑے کئے جا رہے ہیں۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ ایسی تقسیموں کے مطالبہ کرنے والوں میں خود کانگرسی لیڈر بھی شامل ہیں۔ اسی صوبائی تعصب اور لسانی رقابت کی وجہ سے بمبئی کا صوبہ تقسیم ہو چکا ہے نیز کیرالہ کا نیا صوبہ وجود میں آ چکا ہے۔ اب ناگپور میں الگ صوبہ بنانے کی آواز بلند کی جا رہی ہے۔ اور جنوبی ہند میں دراوڑستان کے قیام کا مطالبہ بھی زور پکڑ رہا ہے۔ ادھر پنجاب میں بھی پنجابی صوبہ کے قیام کا سوال قابل حل ہے۔ گو سکھوں کے آپس میں پھوٹ جانے کی وجہ سے پنجابی صوبہ کا سوال ماند پڑ گیا ہے لیکن یہ حقیقت بھارتیوں کو مسلم ہے کہ ابھی تک یہ مسئلہ حل نہیں ہوا۔ اب یو۔پی کی تقسیم کے چرچے شروع ہو گئے ہیں۔ اور اس پرچار کرنے والوں میں یو۔پی کانگرس کے قائمقام پردھان پیش پیش ہیں۔ چنانچہ بھارت کی راجدھانی دہلی سے شائع ہونے والے ایک ہفت روزہ اخبار فتح (گورمکھی) نے اپنے ۵ جنوری ۱۹۶۹ء کے پرچہ میں یو۔پی کے بٹوارہ کے عنوان پر ایک نوٹ شائع کیا ہے۔ جس کا اردو ترجمہ ناظرین الفضل کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"ہندوستان کی تقسیم ہوئی اور ملک کے بیشمار معصوم بچے۔ بوڑھے اور جوان موت کے گھاٹ اتار دئے گئے ......

اس بٹوارہ کا کون ذمہ دار تھا۔ اس حصہ کو چھیڑتے ہوئے دل کو صدمہ پہنچتا ہے مگر یہ تسلیم شدہ بات ہے کہ بٹوارے کا طوفان یو۔پی سے اٹھا تھا۔ اور تمام ملک میں پھیل گیا تھا۔ پنجاب میں اس نے جو شکل اختیار کی اس سے لاکھوں لوگ گھروں سے بے گھر ہو گئے۔ لاکھوں قیمتی جانیں مذہبی جوش کی بھینٹ چڑھ گئیں انسان بھو کا بھیڑیا بن گیا اور انسانیت کو بھول گیا گیا وہ تباہی اور بربادی کچھ کم تھی کہ پھر اسی سرزمین سے جہاں سے تقسیم کا طوفان اٹھا تھا۔ اب یو۔پی کے بٹوارے کا نعرہ لگنا شروع ہو گیا ہے خصوصی کی بات تو یہ ہے کہ یہ نعرہ لگانے والے یو۔پی کانگرس کے قائمقام پردھان سری انگورا ئے شاستری ہیں۔ پچھلے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہے کہ یو۔پی اضلاع کے پسماندہ لوگوں کا معیار بلند کرنے کے لئے یو۔پی کے دو ٹکڑے کر دئے جانے چاہئیں۔ یو۔پی کے دو ٹکڑے کرنے کا یہ نعرہ نیا نہیں ۱۹۵۲ء میں بھی مغربی اضلاع کے کانگرسی لیڈروں نے کانگرس ہائی کمانڈ کو ایک میمورنڈم بھیجا تھا۔ کہ یو۔پی کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ اس مطالبہ کو ایک بار پھر سٹیٹس ری آرگنائزیشن کمیٹی کے سامنے دوہرایا گیا تھا۔ کمشن نے اس مطالبہ کو رد کر دیا تھا۔ سری انگورائے شاستری یہ جانتے ہوئے بھی کہ تقسیم کے نتائج بہت خطرناک ہوتے ہیں۔ یو۔پی کے دو ٹکڑے کروانا چاہتے ہیں۔ ان کا یہ خیال بالکل غلط ہے کہ مشرقی اضلاع کی اقتصادی ترقی کے لئے یہ بٹوارہ ضروری ہے۔ اگر ان کا یہ مطالبہ منظور کر لیا گیا تو اس سے یو۔پی کے مشرقی اضلاع اس رعایت سے محروم ہو جائیں گے۔ جو انہیں مغربی اضلاع کے ساتھ شامل رہنے سے حاصل ہے۔

(فتح دہلی ۵ جنوری ۱۹۶۹ء)

سخت سزائیں دو

بھارت کی راجدھانی سے شائع ہونے والے ہفت روزہ نے اپنے اس پرچہ میں ایک نوٹ "سخت سزائیں دو" کے عنوان پر سپرد قلم کیا۔ اس میں بیان کیا ہے کہ:۔

"نئی دہلی کی پولیس نے ایک ایسے گینگ کا پتہ لگایا ہے جو نیشنل ڈیفنس فنڈ میں آنے والے منی آرڈروں کی چوری کیا کرتا تھا۔ یہ گینگ سارے ملک میں پھیلا ہوا تھا۔ اس کے کام کرنے کا طریق یہ تھا کہ جب بھی کوئی شخص نیشنل ڈیفنس میں پیسے منی آرڈر کے ذریعہ بھجواتا تو ڈاکخانہ کا ایک کلرک سیش چند ان منی آرڈر فارموں کو اپنے گھر لے جاتا اور وہاں ان کو ایک خاص قسم کی سیاہی سے مٹا کر سری واستو کا نام لکھ دیتا جو ان منی آرڈروں کو وصول کر لیتا۔ اس طرح دونوں ملکر نیشنل ڈیفنس میں آئے ہوئے منی آرڈروں کو ہضم کر لیتے۔ ان دونوں آدمیوں نے پولیس کو بتایا کہ ان سے بمبئی کا ایک پوسٹل ڈیپارٹمنٹ کا آدمی بھی ملا ہوا ہے۔ جو انہیں منی آرڈروں کی اطلاع دیا کرتا تھا۔

پولیس اس بارہ میں بڑی تیزی سے پڑتال کر رہی ہے۔ اس سے بڑی غداری ملک سے اور کیا ہو سکتی ہے کہ ایک طرف تو دیش بھگت دیش کی حفاظت کے لئے پیسے ارسال کر رہے ہیں اور دوسری طرف یہ غدار اپنی ذاتی ضرورتوں کو پورا کر سکنے کے لئے یہ قابل نفرت کھیل کھیل رہے ہیں۔ ہم سرکار سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان دیش کے غداروں کو سخت سے سخت سزا دی جائے تاکہ دوسروں کو بھی عبرت حاصل ہو جائے۔ اور وہ ایسا قدم اٹھانے سے قبل اچھی طرح سوچ لیا کریں۔

ہم اب رُکے ڈنگر چھوں سے متعلق بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ ہمیں قابل اعتبار وسائل کے ذریعے معلوم ہوا ہے کہ میونسپل کمیٹی زن نیشنل ڈیفنس کونسل کے متعدد لوگوں نے نیشنل ڈیفنس کی وصولی کے لئے رسید بکیں لی تھیں۔ انہوں نے نہ تو آج تک وہ رسید بکیں ہی واپس کی ہیں اور نہ انہوں نے کوئی رقم ہی ادا کی ہے انہیں متعدد مرتبہ یاد دہانیاں بھی کرائی گئی ہیں۔ مگر اس کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوا ہم میئر صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اس طرف توجہ دیں اور جو لوگ یاد دہانیوں کے بعد بھی رسید بکیں واپس نہیں کرتے ان کے کیس پولیس کے سپرد کر دئے جائیں۔

(فتح دہلی ۵ جنوری ۱۹۶۹ء)

گورو نانک جی کی پانسو سالہ برسی

گورو نانک جی کی پانسو سالہ برسی ۱۹۶۹ء میں آ رہی ہے۔ سکھوں نے اس برسی کو منانے کے لئے ابھی سے تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ اور ایک اعلیٰ سطح پر کمیٹی بھی بنا دی گئی ہے۔ جس کے سربراہ ذاکر حسین صاحب وائس چیئرمین لوک سبھا مقرر ہوئے ہیں۔ جالندھر سے شائع ہونے والے ایک روزنامہ اخبار "اکالی پتر" کا نے اس سلسلہ میں ایک اداریہ سپرد قلم کیا ہے۔ جس میں اس برسی کو شاندار طریق پر منانے کے لئے اپیل کی گئی ہے۔ اس مضمون کے مضمون نگار سردار تیجا سنگھ جی ودسانجو نے بیان کیا ہے کہ:۔

"ہمارے دلوں کی گہرائیوں سے یہ آواز نکل رہی ہے کہ ۱۹۶۹ء میں گورو نانک جی کا پورب ہندو، مسلمان، عیسائی، بودھی، جینی، پارسی اور سکھ ملکر عالمگیر پیمانہ پر منائیں۔ سکھ لفظ ہم نے عمداً آخر میں لکھا ہے۔ اب تک گورو نانک جی کو زیادہ سے زیادہ شرد ھا نجلی داڑھی اور کیشوں والے ہی دیتے رہے ہیں۔ ہم انہیں مخاطب کر کے کہنا چاہتے ہیں کہ:۔

مندر کے پٹ کھول پوجاری
مندر کے پٹ کھول

. . . . . .

نانک خدا کا نور ہے۔ ہم نے اس نور کے سامنے ایک فرقہ کی دیوار کھڑی کر کے اس کی شعاعوں سے انسانیت کے صحن کو منور نہ ہونے دیا۔ اب وقت آ گیا ہے۔ کہ جب ملک۔ زمانہ نسل اور زبان وغیرہ کی حدود کو عبور کر کے تیرا تیرا کہنے والے نانک پیارے کی قدم بوسی کے لئے صدیوں سے تڑپ رہے لوگوں کو اجازت دینی ہوگی۔ کیوں نہ دو گے؟ اس کے روحانی ورثہ کی مالکی اور ٹھیکہ تمہارے نام کے ساتھ ہمیشہ کے لئے منتقل نہیں ہو گیا۔ وہ سب کا مشترکہ ہے تاریخ شاہد ہے .... کہ جب ان کی وفات ہوئی تھی۔ ہندوؤں نے کہا تھا کہ ہم جلائیں گے اور مسلمانوں نے کہا تھا کہ ہم دفن کریں گے

گورو گرنتھ صاحب گورو نانک کے خیالات کا آئینہ ہے۔ یہ کسی ایک مذہب کا گرنتھ نہیں ۔ ۔ ۔ ۔ اور گرنتھ کسی ایک مذہب کا آئین نہیں۔ یہ تمام مذاہب کا مجموعہ ہے"

اکالی پتر کا جالندھر ۲ جنوری ۱۹۶۹ء

اب تک تو صورت حال یہی تھی کہ سکھوں نے گورو نانک جی کو اپنی ملکیت ہی سمجھ رکھا تھا اور گورو جی سے متعلقہ قائم کردہ اپنے خود ساختہ نظریات کے خلاف کوئی بات سننا بھی پسند نہیں کرتے تھے۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ ان کے اہل علم طبقہ میں یہ احساس پیدا ہو گیا ہے کہ ان کی یہ روش گورو نانک جی کی تعلیم اور مسلک کے سراسر خلاف تھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بارہ میں ۱۹۰۸ء میں یہ فرمایا تھا کہ:۔

"وہ زمانہ قریب ہے کہ جب کہ
تعلیم کے ذریعہ ان سکھوں
کی عقل اور فکر میں ترقی ہوگی
تو وہ اپنے مرشد کامل کے مذہب سے
علیحدہ رہنا پسند نہیں کریں گے۔

(چشمہ معرفت ص ۳۴)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

دھاور ۴ فروری - یہاں سے پندرہ میل دور موضع کو کارٹ میں تیل نکل آیا ہے یہ بات تیل اور گیس کی ترقیاتی کارپوریشن کے ایک ترجمان نے بتائی ہے ترجمان نے بتایا کہ ابھی اس بات کا فیصلہ نہیں ہو سکا کہ کہ تیل نکالنے کے لئے کس جگہ کنواں کھودا جائے۔

روسی ماہرین کی ٹیم جو دسمبر سے پاکستان آئی ہوئی ہے دھاور کے آس پاس کے علاقہ کا جائزہ لینے کے بعد ہر ناکی چلی گئی ہے۔

کراچی ۴ فروری باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ پاکستان نے چین کے راستے کراچی اور ٹوکیو کے درمیان ہوائی سروس شروع کرنے کے بارے میں جو درخواست دی تھی جاپانی حکومت نے اس کا ابھی تک جواب نہیں دیا ہے

اس سلسلہ میں جاپان نے پاکستان کی پہلی درخواست مسترد کر دی تھی جس پر حکومت پاکستان نے ٹوکیو میں مقیم پاکستانی سفیر جنرل شیخ کو صلاح مشورے کے لئے کراچی بلایا تھا۔ جنرل شیخ نے ٹوکیو واپس پہنچنے پر حکومت جاپان سے ایک بار پھر درخواست کی کہ اپنے پہلے فیصلے کو تبدیل کر کے پاکستان کو چین کے راستے اپنے طیارے ٹوکیو لانے کی اجازت دے جاپان نے پاکستان کی پہلی درخواست اس بنا پر مسترد کی تھی کہ اس کے چین سے سفارتی تعلقات نہیں ہیں حالانکہ جاپان اور چین کے درمیان تجارت اور جہاز رانی کے انتظامات موجود ہیں توقع ہے کہ پی آئی اے مئی میں چین کو اپنی ہوائی سروس شروع کرے گی پی آئی اے کا ایک وفد زمینی سہولتوں کا جائزہ عنقریب پیکنگ جائے گا۔

● - کراچی ۴ فروری۔ آئندہ مالی سال کے ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لئے پاکستان عالمی بنک سے مطالبہ کرے گا کہ اسے پچاس کروڑ ڈالر کی امداد دی جائے۔

اگرچہ پاکستان کی ضرورتوں اور تخمینوں کا قطعی اندازہ نہیں لگایا گیا لیکن باور کیا جاتا ہے کہ دوسرے پانچ سالہ منصوبے کے آخری برس کی سکیموں کے لئے عالمی بنک نے ضمنی رقم کی منظوری دی تھی پاکستان اس سے ۹ کروڑ ڈالر کا مطالبہ کرے گا عالمی بنک کے امدادی ادارے نے پچھلے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا تھا اگر پاکستان کی ترقیاتی سکیموں پر عمل درآمد کی رفتار تسلی بخش ہوئی تو ۶۵-۶۲ء کے لئے پاکستان کو انسٹھ کروڑ ڈالر کی امداد دی جائے گی۔

باخبر ذرائع نے کہا ہے پاکستان نے ترقیاتی منصوبوں کے مصارف کا پہلے سے زیادہ حصہ زر مبادلہ کے قومی وسیلوں سے پورا کرنے کا انتظام کیا ہے یہ انتظام برآمدات سے زر مبادلہ کی آمدنی میں اضافہ کی وجہ سے ہوا ہے دوسرے ترقیاتی منصوبہ کے لئے بیرونی امداد میں آٹھ فی صد کمی کی توقع ہے اگرچہ بیرونی امداد میں تخفیف کی گئی ہے اس کے باوجود پاکستان کے ترقیاتی منصوبوں پر مجموعی خرچ ابتدائی تخمینوں سے زیادہ ہوگا۔

سرگودھا :۔ ۴ فروری چک ۴۶ اور ۸۷ ایس بی کو ملانے کے لئے اپنی مدد آپ پر ۱۷ میل لمبی ایک سڑک تعمیر کی جا رہی ہے ۲۵ نواحی دیہات کے پچاس ہزار افراد اس کام میں مصروف ہیں اس پر ۹ لاکھ روپے لاگت آئے گی منصوبے میں اپنی مدد آپ کے تحت تکمیل پذیر والا یہ واحد منصوبہ ہے اس شاہراہ کی تعمیر سے کاشتکاروں کو فصل نزدیکی منڈی تک پہنچانے میں آسانی ہوگی۔ اب تک ۵ میل کا ٹکڑا مکمل ہوا ہے باقی ماندہ سڑک سال رواں کے آخر تک مکمل ہونے کی توقع ہے ضلع حکام اس مقصد کے لئے دو لاکھ روپے دے چکے ہیں کام کی نگرانی کے لئے ۹ اراکان پر مشتمل ایک کمیٹی بھی مقرر کی گئی ہے ڈسٹرکٹ کونسل نے سڑک کی تعمیر کے لئے ۴۵ ہزار روپے منظور کئے ہیں۔

حیدرآباد ۴ فروری۔ مغربی پاکستان کے وزیر اطلاعات مسٹر غلام نبی میمن نے کہا ہے کہ حکومت پراپرٹی ٹیکس پر نظر ثانی کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے انھوں نے کہا کہ اس وقت دس فیصد کی شرح سے ٹیکس وصول کیا جاتا ہے لیکن آئندہ پانچ ساڑھے سات اور دس فیصد کے ٹیکس لیا جائے گا اس اقدام سے ان لوگوں کو فائدہ پہنچیگا جو غیر ضروری طور پر زیادہ ٹیکس ادا کر رہے ہیں۔

لاہور :۔ ۴ فروری۔ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر فضل القادر چودہری نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ متحد ہو جائیں اور داخلی اور بیرونی مسائل کا سامنا کرنے کے لئے حکومت کی حمایت کریں انھوں نے کہا کہ ہمیں صوبہ پرستی تنگ نظری اور اخلاقی و ذہنی بزدلی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیئے۔

جب ان سے پوچھا گیا کہ قومی مسائل سے عہدہ برآ ہونے میں حکومت عوام سے کیا توقع رکھتی ہے، تو انھوں نے کہا کہ ہمیں مکمل یکجہتی کے ساتھ متحد ہو کر تمام مسائل کا سامنا کرنا چاہیئے ہم جتنے زیادہ متحد ہوں گے قومی یکجہتی اتنی ہی زیادہ ہوگی ہم جتنی زیادہ بے غرضی سے کام لیں گے اتنا ہی قوم کو مضبوط اور خوشحال بنانے کا کام زیادہ آسان ہو جائے گا۔

ٹوکیو ۴ فروری۔ جاپان کے وزیر اعظم مسٹر ایکیدا نے ایک اعلان میں کہا ہے کہ اگر چین کو ایک معزز رکن کی حیثیت سے اقوام متحدہ میں شامل کر لیا گیا تو جاپان کے لئے چین سے سفارتی تعلقات قائم نہ کرنا ناممکن ہو جائے گا انھوں نے خیال ظاہر کیا کہ آج بھی دنیا کے اکثر ممالک چین کو اقوام متحدہ میں شامل کرنے کے خلاف ہیں کیونکہ چین امن پسند ملک نہیں ہے۔

ٹوکیو کی پارلیمنٹ کے ایک سوشلسٹ رکن نے جب ان سے یہ دریافت کیا کہ اگر عوامی چین نے جاپان سے تاوان جنگ طلب کیا تو ان کا رد عمل کیا ہوگا انھوں نے کہا جاپان نے قوم پرست چین کے خلاف جنگ کی تلافی جس سے تاوان معاف کر دیا ہے۔

وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا

حضور اقدس خلیفۃ المسیح الثانی کی اپنے خدام سے شفقت و حسن سلوک اور خدام کی اپنے آقا سے محبت الہام الٰہی کہ "وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا" کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت ہے ارادہ ہے کہ خدا تعالیٰ توفیق دے تو ایسی واقعاتی شہادات جمع کر کے کتابی صورت میں شائع کر دی جائیں احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ حضور اقدس کے حسن و احسان اور محبت و شفقت کے واقعات تحریر فرما کر خاکسار کو جلد از جلد ارسال فرمادیں۔ جزاک اللہ

(مینجنگ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز)

امانت تحریک جدید کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امانت تحریک جدید کے متعلق فرمایا ہے:۔

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مد نظر اپنا روپیہ امانت تحریک جدید کے فنڈ میں رکھوائیں میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں"

احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے وہ الفضل خود خرید کر پڑھے

حیدرآباد ۴ فروری۔ صوبائی وزیر اطلاعات مسٹر غلام نبی میمن نے بتایا ہے کہ اخبار نویسوں کو کرائے وغیرہ کی رعایت دلوانے کے لئے پی آئی اے سے درخواست کی جائے گی وہ کارکے ذریعہ یہاں وارد ہونے سے پیشتر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے انھوں نے اخبار نویسوں کو یاد دلایا کہ پچھلے سال اکتوبر کے مہینے میں صحافیان پاکستان کی فیڈرل یونین کے سالانہ اجلاس کے موقعہ پر جو راولپنڈی میں منعقد ہوا تھا اخبار نویسوں نے حکومت پر زور دیا تھا کہ اخبار نویسوں کو کرائے وغیرہ کی سہولتیں ملنی چاہئیں مسٹر میمن نے وعدہ کیا کہ وہ اس سلسلہ میں پی آئی اے کے حکام سے یقیناً بات چیت کریں گے۔

نئی دہلی :۔ ۴ فروری۔ حکومت ہندوستان کے ترجمان نے کل ایک بیان میں کہا کہ ہندوستان نے کسی کو یہ ضمانت نہیں دی کہ وہ اپنی فوجوں کو میک موہن لائن تک نہیں بھیجے گا۔

ہندوستانی ترجمان نے ان خبروں پر تبصرہ کیا جن میں کہا گیا تھا کہ لنکا کی وزیر اعظم مسز بندرا نائیکے نے چین کے وزیر اعظم چو این لائی کو ایک مراسلہ میں کہا ہے کہ پنڈت نہرو نے میک موہن لائن تک اپنی فوجیں نہ بھیجنے کا یقین دلایا تھا ہندوستانی ترجمان نے کہا کہ بھارتی حکومت کو ایسے کسی مراسلہ کا علم نہیں ترجمان نے پنڈت نہرو کے ایک بیان کا حوالہ دیا جس میں انھوں نے کہا تھا کہ ہندوستانی فوجوں کو میک موہن لائن تک جانے کا اختیار ہے لیکن یہ فیصلہ کرنا فوجی حکام کا کام ہے کہ انہیں کب بھیجا جائے۔

لاہور - ۴ فروری - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے میونسپل اور چھاؤنی کی حدود میں خطرناک ہتھیار لاٹھی بلیڈ - چاقو یا تیزاب وغیرہ لے کر چلنے فرقہ وارانہ نعرے بلند کرنے اور خطرناک قسم کی افواہیں پھیلانے پر پابندی عاید کر دی ہے یہ حکم پندرہ روز تک نافذ العمل رہے گا۔ اس پابندی کا اطلاق ڈیوٹی پر متعین پولیس یا دیگر سرکاری ملازموں پر نہیں ہوگا۔

برلن - ۴ فروری - استنامبرانو کے قریب ہفتہ کے روز ایک مسافر گاڑی اور مال گاڑی کے درمیان ٹکر ہو گئی تھی تازہ ترین اطلاعات کے مطابق اس گاڑی میں ۱۴ افراد ہلاک اور ایک سو سے زائد افراد مجروح ہوئے ہلاک اور مجروح ہونے والوں کی کوئی سرکاری فہرست ابھی تک شائع نہیں کی گئی۔

نئی دہلی : ۴ فروری - بھارتی فوجیوں کے لئے وزارت دفاع کے سائنسدان انجینئروں نے ایک نیا خودکار پستول تیار کیا ہے جس کی وسیع پیمانہ پر تیاری کا کام جاری ہے حفاظتی اقدامات کے تحت اس فیکٹری کے نام کا انکشاف نہیں کیا گیا۔ جہاں نئے خودکار پستول بنائے جا رہے ہیں۔

ھمبرگ :۔ مغربی جرمنی کا ایک جہاز سرفورڈ ایکیبنا بنایا ہسپتال لے کر انڈونیشیا روانہ ہو گیا اس ہسپتال میں تمام ضروری سامان ہے اور دو سو مریضوں کے رہنے گنجائش ہو گی یہ زلزلہ زدہ ملکوں کی امداد کیلئے پروٹسٹنٹ کی تنظیم کی طرف سے بطور تحفہ بھیجا جا رہا ہے۔

"بھارت کو مقبوضہ کشمیر میں رائے شماری کرانے پر مجبور کیا جائے" وزیر خارجہ پاکستان کا مطالبہ

"تصفیہ کشمیر کے بغیر سارے ایشیا کا امن خطرہ میں پڑ جائے گا"

نیو یارک :- ۵ فروری - وزیر خارجہ پاکستان مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی تقریر کے بعد حفاظتی کونسل کا اجلاس بدھ کی شام تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اس میں بھارتی وفد کے لیڈر مسٹر محمد علی چھاگلہ اپنی حکومت کا موقف پیش کریں گے۔ مسٹر بھٹو نے اپنی تقریر میں حفاظتی کونسل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ بھارت کو حفاظتی کونسل کے فیصلہ کے مطابق مقبوضہ کشمیر میں رائے شماری کرانے پر مجبور کرے وزیر خارجہ نے متنبہ کیا کہ اگر کشمیر کا مسئلہ منصفانہ طور پر حل نہ کیا گیا تو سارے ایشیا کا امن خطرہ میں پڑ جائے گا

وزیر خارجہ پاکستان مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا کہ سولہ سال قبل اقوام متحدہ نے ریاست جموں و کشمیر میں رائے شماری کرانے کا فیصلہ کیا تھا جس پر اب فوری طور پر عمل درآمد کرانا چاہیئے مسٹر بھٹو نے گیارہ ارکان پر مشتمل حفاظتی کونسل پر زور دیا کہ وہ اپنے فیصلہ سے روگردانی کی اجازت نہ دے اور بھارت کو اس امر پر مجبور کرے کہ وہ اس فیصلہ کے برعکس اقدام کرنے سے باز رہے اس فیصلہ میں بھارت بھی ایک فریق ہے آپ نے کہا مسئلہ کشمیر کی وجہ سے پاکستان اور بھارت کے تعلقات انتہائی کشیدہ ہو گئے ہیں اور اس سے ایشیا کے امن کو شدید خطرہ پیدا ہو گیا اس وقت ایک ایسی صورت حال پیدا ہو رہی ہے جو اپنے اندر شدید خطرات لئے ہوئے ہے اور اس کو صرف مسئلہ کشمیر کا منصفانہ و باوقار حل ہی ٹال سکتا ہے

وزیر خارجہ پاکستان نے کہا "بھارت اپنے سابقہ ریاست کے جبری الحاق کے منصوبہ پر عملدرآمد کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے" اور اس مقصد کے حصول کے لئے وہ جو اقدامات کر رہا ہے ان سے "خطرناک صورت حال" پیدا ہو گئی ہے لیکن پاکستان بھارت کو من مانی کرنے کی اجازت نہیں دے گا پاکستان ریاست جموں و کشمیر کے عوام کو حفاظتی کونسل اور پاک و بھارت کے لئے اقوام متحدہ کے کمشن کی قراردادوں کے مطابق حق خود اختیاری دلانے کا وعدہ کر چکا ہے اور ان قراردادوں کے مطابق وہ کشمیری عوام کو آزاد کرا کے دم لے گا۔

وزیر خارجہ پاکستان نے بحث کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی طرف سے حفاظتی کونسل کا اجلاس طلب کرنے کا مقصد کونسل کو پاکستان اور بھارت کے تعلقات میں شدید کشیدگی کی طرف متوجہ کرنا ہے اگر اس صورت حال کو بہتر بنانے کی کوشش نہ کی گئی تو اس کے نتائج دوررس اور انتہائی خطرناک ہوں گے اس جھگڑے نے دنیا کی آبادی کے چھٹے حصہ کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے اور اگر اس کو نپٹایا نہ گیا تو اس کے نتائج پاکستان اور بھارت دونوں کے لئے تباہ کن ہوں گے۔ مسٹر بھٹو نے کہا جب ہم نے حفاظتی کونسل کے موجودہ اجلاس کے لئے درخواست کی تو بھارت کے مستقل مندوب نے ایک پریس کانفرنس میں مبینہ طور پر کہا کہ اس سے اس کے سوا اور کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہو گا کہ پاکستان، بھارت پر مزید کیچڑ اچھالے گا آپ نے کہا مجھے علم نہیں کہ یہ ریمارک حکومت بھارت کے موقف سے کس طرف متعلق ہے لیکن اگر یہ ریمارک کسی اور حلقہ کی ترجمانی کرتا ہے تو میں اسے ایک انتہائی سنجیدہ مسئلہ کو غیر سنجیدہ بنانے کی کوشش یاوہ گوئی سمجھتا ہوں۔

مسٹر بھٹو نے کہا جب دالا یہ مسئلہ انتہائی اہم اور سنجیدہ ہے اس سے متاثرہ انسانوں کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ اسے کھیل نہیں بنایا جا سکتا اور ایک ایسے مسئلہ کو جس میں عالمی جنگ کے خطرات مضمر ہیں ہم کیچڑ اچھال کر حل نہیں کر سکتے ہمارا موقف یہ ہے کہ یہ مسئلہ کیچڑ اچھالنے کے ذریعہ نہیں بلکہ انصاف کے ذریعہ حل ہو سکتا ہے اور ہم آپ سے اپنی شکایت پر انصاف طلب کرنے آئے ہیں کیونکہ آپ ہی اس مسئلہ کو حل کر سکتے ہیں اس مسئلہ کا حل ہو جانا نہ صرف پاکستان اور بھارت کے مفاد میں ہے بلکہ عالمی امن اور استحکام کا بھی تقاضا ہے کہ اس کو حل کیا جائے۔

وزیر خارجہ پاکستان نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ حفاظتی کونسل کے ارکان کو کشمیر، پاکستان اور بھارت میں رونما ہونے والے تازہ واقعات اور بھاری جانی و مالی نقصان کا اچھی طرح علم ہے برصغیر میں پچھلے دنوں جو شرمناک حالات پیدا ہوئے ہیں وہ ۱۹۴۷ء کے لرزہ خیز واقعات کی یاد دلاتے ہیں۔ "آخر اس دیوانگی کی کوئی حد بھی ہونی چاہیئے" پاکستان کو تازہ واقعات سے شدید صدمہ ہوا ہے تاہم میرا مقصد الزام تراشی نہیں پاکستان اپنے کشمیری بھائیوں کو آزاد کرانے کا عزم صمیم کئے ہوئے ہے اور ریاست جموں و کشمیر کشمیر کے عوام کو حفاظتی کونسل کی قراردادوں کے مطابق حق خود اختیاری دلا کے ہی دم لیں گے۔

مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا میرے خیال میں اگر کسی بین الاقوامی تنازعہ سے متعلق کسی فریق کو طویل مدت گزرنے سے مقصد براری کا موقع ملتا ہے تو ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اقوام متحدہ کا منشور منسوخ و بے معنی ہو چکا ہے ان حالات میں کسی کو نوآبادیاتی نظام کو ختم کرنے کا مطالبہ نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ جتنے عرصہ سے کشمیر بھارتی نوآبادی بنا ہوا ہے اتنا عرصہ کوئی بھی ملک نوآبادی کی حیثیت سے قائم نہیں رہا۔ آپ نے کہا اگر حفاظتی کونسل ۱۹۴۸ء میں مسئلہ کشمیر پر غور کر سکتی تھی تو وہ آج بھی اس مسئلہ پر غور کرنے کی مجاز ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ حالات تبدیل ہو گئے ہیں تو ماضی کے مقابلے میں حالات میں صرف اس قدر تبدیلی رونما ہوئی ہے کہ ۱۹۴۸ء میں کشمیری عوام بھارت کے خلاف مسلح جنگ میں مصروف تھے لیکن آج وہ جنگ میں مصروف نہیں۔ کشمیریوں نے ۱۹۴۸ء میں اس یقین دہانی پر جنگ بند کی تھی کہ ان کے حقوق پرامن طور پر دلائے جائیں گے اب اگر یہ تصور کیا جائے کہ طویل مدت گزرنے کی وجہ سے ان کے حقوق ختم ہو چکے ہیں تو یہ بات ان کو دوبارہ جنگ شروع کرنے پر اکسانے کے لئے کافی ہے۔ مسٹر بھٹو نے کہا ہر قوم کو اپنے حقوق کا تحفظ کرنے کا حق حاصل ہے اور موجودہ صدی میں دو عالمگیر جنگیں چھوٹے ملکوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے ہی لڑی گئی تھیں۔ اب اگر کشمیر کے سلسلہ میں یہ مثال قائم کی گئی کہ طاقتور ہمسایہ کو بین الاقوامی وعدوں کے برعکس محض طویل مدت گزرنے کی وجہ سے چھوٹے ملک کے حقوق غصب کرنے کا حق حاصل ہے تو پھر عالمی ادارے کے منشور کے اصول اور عظیم شخصیتوں مسٹر خروشیف اور صدر جانسن کے یہ تازہ بیانات کہ علاقائی تنازعات پرامن طور پر طے کئے جائیں گے دھرے رہ جائیں گے۔

مسٹر بھٹو نے کہا مقبوضہ کشمیر کے تازہ واقعات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ کشمیری عوام نے بھارت کے خلاف کھلی بغاوت کر دی ہے اور وہ ریاست پر بھارت کے قبضہ سے کسی طرح بھی متفق و مطمئن نہیں خواہ اس قبضہ کو کتنی ہی طویل مدت کیوں نہ گزر جائے۔ آپ نے کہا جبر و تشدد کے ذریعہ آزادی کے حصول میں تاخیر کی جا سکتی ہے لیکن اس امنگ کو دبایا نہیں جا سکتا۔ تاریخ شاہد ہے کہ آزادی پسند قومیں آزاد ہو کر ہی رہتی ہیں کشمیر بھی ایک دن آزاد ہو کر رہے گا اب یہ آزادی تشدد کے ذریعہ حاصل ہو گی یا امن کے تہ و بالا ہونے سے یا پرامن ذرائع سے اس کا تمام تر انحصار اس ادارے کے فیصلوں پر اور اس بات پر ہے کہ ہم ان فیصلوں کا کس حد تک احترام کرتے ہیں۔

مسٹر بھٹو نے دس ہزار الفاظ پر مشتمل اپنی تقریر میں ۲۴ جنوری ۱۹۵۷ء کی قرارداد و سمیت حفاظتی کونسل کے تمام فیصلوں کا حوالہ دیا۔ آپ نے کہا کہ پاکستان کی طرف سے بارہا شدید احتجاج کرنے کے باوجود بھارت ۲۴ جنوری ۱۹۵۷ء کی قرارداد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مقبوضہ ریاست جموں و کشمیر میں مکمل اقتدار و اختیارات حاصل کرنے کی کارروائی کر رہا ہے۔ اس کے تازہ ترین اقدامات سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ بھارت مقبوضہ کشمیر کو اپنا ایک انتظامی یونٹ بنانے پر تلا ہوا ہے لیکن کشمیری عوام بھارت کے عزائم کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دیں گے وزیر خارجہ پاکستان نے کہا کہ ریاست میں اہم انتظامی اور پولیس کے علاوہ بھارتی افسروں کو تعینات کیا جا رہا ہے اور شمس الدین حکومت پر بھارتی نوکر شاہی کو مسلط کیا جا رہا ہے بھارت یہ حقارت آمیز اقدامات مقبوضہ کشمیر پر اپنی گرفت کو مضبوط کرنے کے لئے کر رہا ہے لیکن دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ اس کا مقصد ریاستی انتظامیہ کو مضبوط بنانا ہے۔ آپ نے کہا میں حفاظتی کونسل کی توجہ ان حقائق کی طرف مبذول کرانے آیا ہوں۔ حفاظتی کونسل نے دو دفعہ ایسی قراردادیں منظور کی ہیں جن میں یہ یقین دلایا گیا ہے کہ ریاست کے مستقبل کا فیصلہ اقوام متحدہ کے زیر اہتمام آزادانہ و غیر جانبدارانہ رائے شماری کے ذریعہ کیا جائے گا۔

مسٹر بھٹو نے کہا کہ بھارت کے ناقابل جواز اقدامات سے پاکستان اور بھارت کے تعلقات میں اور زیادہ کشیدگی پیدا ہو گئی ہے حضرت بل اور کشتواڑ کے واقعات اور کشمیری عوام پر بھارتی ظلم و ستم کا ردعمل جیسور اور کھلنا (مشرقی پاکستان) میں ہندو اقلیت کے خلاف بعض افسوسناک واقعات کی صورت میں ظاہر ہوا خدا کا شکر ہے کہ صورت حال پر فوراً ہی قابو پا لیا گیا اور حالات معمول پر آ گئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ بھارتی اخبارات نے مشرقی پاکستان کے ان حالات کی خبروں کو بڑھا چڑھا کر شائع کیا اور اب دونوں ملکوں میں فرقہ وارانہ فضا بدستور کشیدہ ہے اور اس پر کڑی نگرانی کی ضرورت ہے مسٹر بھٹو نے کہا کہ ہر مہذب حکومت کا اولین فرض یہ ہے کہ وہ بلاتمیز مذہب تمام شہریوں کے بنیادی حقوق کا تحفظ کرے مسئلہ کشمیر کا پاکستان اور بھارت کے تعلقات پر نہایت ناخوشگوار اثر پڑ رہا ہے جس کا نتیجہ دونوں ملکوں میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے تعلقات میں کشیدگی کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے لہذا دونوں ملکوں میں اچھے اور پرامن ہمسایوں جیسے تعلقات پیدا کرنے کے لئے مسئلہ کشمیر کو حل کرنا اشد ضروری ہے۔

درخواست دعا

مکرم پیر خلیل احمد صاحب فاضل نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کچھ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور آج کل بہت زیادہ کمزور ہو گئے ہیں۔ پیر خلیل احمد صاحب صدر انجمن احمدیہ کے پرانے کارکنان میں سے ہیں اور حضرت پیر افتخار احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے لڑکے ہیں۔ صحابہ حضرت مسیح موعودؑ جو اپنے ساتھی صحابہ کی اولاد کو اپنی اولاد کی طرح عزیز سمجھتے ہیں اسی طرح درویشان اور دیگر احباب سے درخواست ہے کہ رمضان المبارک میں خاص طور پر مکرم پیر صاحب کی صحت یابی کے لئے دعا کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(خاکسار ظہور احمد ربوہ)

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

کا نیچری طریق اختیار کیا وہ ہر لحاظ سے غلط تھا۔ اس کو ہم تسلیم کرتے ہیں مگر یہ کہنا بھی سراسر غلط ہے کہ آپ نے جو کیا انگریزوں کی خوشامد کی وجہ سے کیا۔

سرسید کی تحریک کا جو بنیادی فائدہ مسلمانوں کو پہنچا وہ یہی ہے کہ آپ نے نئے حالات کے مطابق بائیکاٹ کے قانونی طور پر ضرر رساں طریق کار سے انحراف کر کے جو محض منفی تھا اس کو مثبت اور تعاونی طریق کار سے بدلنے کے لئے کوشش کی۔ آپ نے جو نیچریانہ تشریحات کیں ان میں سے اکثر اب بے اثر ہو چکی ہیں لیکن ان میں ایسا مواد بھی ہے جو نئے طریق کار کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور اس سے تاریخی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے مگر چونکہ آپ نے اسلامی اصولوں کی بعض غلط فلسفیانہ تشریحات کی ہیں محض اس کی وجہ سے آپ کی نیک نیتی پر حملہ کرنا صحیح نہیں اور جو شخص ایسا کرتا ہے وہ مسلمانوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتا۔ آپ کی تشریحات کی تردید کرنا ایک بات ہے لیکن آپ کی نیک نیتی پر حملہ کرنا نہایت گھناؤنا کام ہے۔